روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۶۷ اتوار ۱۴ - شوال ۱۴۱۴ھ ' ۲۷ - امان ۱۳۷۳ ہش ' ۲۷ - مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا سے ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں

یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ایک پاک تبدیلی پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اختلاف مٹانے کیلئے ضروری ہے کہ سچا ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرے

جہاں بھی جماعتوں میں اختلاف پیدا ہو جائے وہاں سے تمام برکتیں اٹھ جاتی ہیں

جو غریبوں سے تعلق جوڑے خدا تعالیٰ اس سے تعلق جوڑتا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸- مارچ ۱۹۹۴ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۸ مارچ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر اتفاق جماعت سے اٹھ جائے تو تمام برکتیں جاتی رہتی ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ سچا خود کو سچا سمجھتے ہوئے جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرے اور اختلاف کو مٹا دے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہماری بقا کے لئے اتفاق ضروری ہے۔ اختلافات جاری رہے تو ہماری طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔ حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ جو دل غریبوں کی ہمدردی سے عاری ہیں وہ خدا کے کاموں میں بھی فدا ہونے کو تیار نہیں ہوتے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا بھر میں لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نور بننے کے ساتھ یہ حقیقت بیان فرمائی ہے' جو بہت اہمیت رکھتی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس لئے آسمان سے نور نازل ہوا کہ آپ خود نور تھے۔ جو آسمان سے نور کے متلاشی ہوں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ خود نور بنیں۔ جن کا دل پاک نہ ہو ضمیر روشن نہ ہو ان پر آسمان سے بھی نور نہیں اترا کرتا۔ جتنا جس کسی کا ظرف ہوگا اتنا ہی اس پر نور آسمان سے برسے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ذکر کے ساتھ نور کی حقیقت کھول دی۔ نور کی حقیقت ذکر الٰہی ہے۔ جہاں ذکر الٰہی ہو وہاں نور اترا کرتا ہے۔ اور رفعتیں عطا کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کے بعد میں آج حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس عبارت کی تشریح کرنا چاہتا ہوں جو آج (۱۸ مارچ ۱۹۹۴ء) کے الفضل انٹرنیشنل کے شمارے کے صفحہ اول پر شائع ہوئی ہے۔ یہ عبارت مناسب تشریح کے بغیر عام لوگوں کو سمجھنی دشوار ہوگی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کے ضمن میں اتفاق کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ اتفاق اگر جماعت میں سے اٹھ جائے تو تمام برکتیں جاتی رہتی ہیں۔ دشمن پر رعب باقی نہیں رہتا۔ تاثیر کی طاقتیں باقی نہیں رہتیں۔ جہاں بھی جماعتوں میں اختلاف پیدا ہو جائے وہاں سے تمام برکتیں اٹھ جاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے کئی بار مثالیں دے دے کر سمجھایا ہے گو کئی بدنصیب اس کو نہیں سمجھتے۔ یہ حضرت بانی سلسلہ کا کلام ہے اس کو غور سے پڑھنا اور سننا ضروری ہے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ جہاں اختلاف پیدا ہوتا ہے وہاں پر دونوں اطراف کے لوگ نہایت متقی بن کر خط لکھتے ہیں کہ ہم نے امیر صاحب کی ہر بات تسلیم کر لی ہے لیکن یہ بد بخت ایسے ہیں کہ مانتے نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اختلاف کے بڑھنے اور باقی رہنے میں دونوں اطراف کا قصور ہوتا ہے تب ہی فساد باقی رہتا ہے۔ اگر ایک طرف فساد کو چھوڑ دے تو اختلاف وہیں ختم ہو جاتا ہے۔

سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرنا

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اختلاف کے ختم کرنے کا طریق یہ ہے کہ جو سچا ہے وہ سچا ہوتے ہوئے اس طرح عاجزی دکھائے جیسے ایک جھوٹے کا جب جھوٹ کھل جائے تو وہ عاجزی دکھاتا ہے۔ حالانکہ وہ خود کو سچا سمجھتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کیسی پاکیزہ نصیحت ہے۔ اس فقرے پر غور کر کے دیکھیں۔ اختلاف باقی رکھنے والے یہ نسخہ استعمال ہی

باقی صفحہ ۷ پر

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے

○ ربوہ = ۲۶- مارچ۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل جو ۲۲- مارچ کو بغرض علاج فضل عمر ہسپتال منتقل ہوئے تھے آج بفضلہ تعالیٰ واپس گھر تشریف لے آئے ہیں۔ عمومی طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔ اگرچہ کمزوری ابھی باقی ہے۔ محترم سیفی صاحب عیادت کے لئے آنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور کامل شفایابی کے لئے مزید دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا کرے۔

ولادت

○ مکرم عطاء الحبیب صاحب خالد متعلم پی ایچ ڈی یونیورسٹی آف لندن ابن مکرم مولانا عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرمہ امتہ النور صاحبہ بنت مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۴- مارچ ۹۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے از راہ شفقت "ذیشان خالد" عطاء فرمایا ہے۔ نومولود خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کا پہلا پڑپوتا اور محترم مرزا محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ ابن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب ترگڑی والے رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پڑنواسہ ہے۔

احباب کرام سے نومولود کے صحت مند باعمر اور مقبول خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۷ - امان ۱۳۷۳ ھش ۲۷ - مارچ ۱۹۹۴ء

اللہ کی حمد و ثناء کے جلوے

کھلے ہوئے چہرے خوشی اور مسرت سے معمور باتیں' اللہ تعالیٰ کی بے حد و حساب نعمتوں' بے انتہا فضلوں اور بے کنار رحمتوں کے تذکرے ہر جگہ ہو رہے ہیں۔ اللہ کی حمد و ثناء کا جلوہ ہے کہ ہر جگہ ہو رہا ہے۔

دس سال کا یہ عرصہ جو پیاروں نے بن باس میں کاٹا جماعت کے لئے دعاؤں اور روحانی تربیت کا ایک زبردست عرصہ تھا۔ اس عرصہ میں کتنے ہی نشیب و فراز آئے امید اور ناامیدی کی کشتی سخت طوفانوں میں ہچکولے کھاتی رہی کبھی ساحل قریب نظر آتا اور کبھی یوں معلوم ہوتا کہ حد نظر تک کنارہ کہیں نظر نہیں آرہا۔

ایسے میں احباب جماعت کی دعائیں تاریکی اور ظلمت کا سینہ پھاڑتی رہیں۔ وہ پیارا جو بہت دور بیٹھا ہے اس کے دل کا درد ساری جماعت کے سینوں میں منتقل ہوتا رہا۔ یہ درد مولا کریم کے حضور اشک بن بن کر بہتا رہا۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور ایک دن قبولیت پا گیا۔ اس دعا نے قبول ہونا ہی تھا۔ جلد یا بدیر۔ ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ کل بھی راضی تھے اور آئندہ بھی راضی رہیں گے۔

ایک نوجوان سترہ سال کا تھا اس نے اپنی جوانی کے دس سال نثار کر دیئے۔ ایک بزرگ عمر رسیدہ تھے انہوں نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کر دی اور زندہ باہر آنا گوارا نہ کیا۔ کوئی پکی عمر کا تھا تو سفید داڑھی لے کر باہر آیا۔ کوئی کالی داڑھی لیکر گیا تو اب اس کے سر اور داڑھی میں چاندی کے تار جھلملا رہے تھے۔

انہی قوموں کے مقدر میں یہ قربانیاں لکھی جاتی ہیں جو اس کا اہل ہوتی ہیں۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ اپنے مولا کی نظر میں یہ قربانیاں پیش کرنے کے اہل ٹھہرائے گئے۔ پھر مولا کریم نے ہمت و استقامت دی۔ جو نظروں سے اوجھل تھے وہ تو قربانی کر ہی رہے تھے ان کے جو عزیزان' بیویاں' بچے' بوڑھے باپ باہر تھے وہ بھی قربانی کا ہر روز ایک نیا سبق پڑھ رہے تھے۔ یہ سبق ہر زندہ قوم کو پڑھنا ہوتا ہے۔

ہم زندہ قوم ہیں۔ ہم زندہ رہنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں!

اک ساتھ تھے پانچوں کے کھڈے اس میں سب نے پیار کیا
پہلے بھی محبت تھی لیکن دل کھول کے اب اظہار کیا
کچھ باتیں کیں کچھ کام کئے دل صبر و وفا سے رام کئے
بیرک کے اکثر لوگوں کو ہر نیکی پر تیار کیا

ابو الاقبال ۸-۳-۹۴

○

وقت انہیں کل پہنائے گا خلعتِ توقیر
جن لوگوں نے آج ہے پہنی لوہے کی زنجیر

آپ اسے جو کچھ بھی کہہ لیں جیل ہے آخر جیل
زخم لگے تو درد بھی ہوگا' تیر ہے آخر' تیر

"دست تہہ سنگ" جب آئے گا آہ تو نکلے گی
سیفی صاحب ہوں یا فیض ہو غالب ہو یا میر

اپنے لئے سرمایۂ ناز ہیں چودھری ابراہیم
آغا صاحب' قاضی صاحب اور الیاس منیر

ان کو جیل میں' مجھ کو گھر میں ٹی وی ملے نہ ملے
سُن ہی لیتے ہیں روزانہ ساجن کی تقریر

قُدسی لفظ سجانے کا فن اپنا اپنا ہے
یہ مضطر کی ہے نہ طاہر عارف کی جاگیر

عبدالکریم قدسی

پتہ درکار ہے

○ مکرم نصیر احمد صاحب ولد مکرم علی محمد صاحب سکنہ گوٹھ احمدیہ ضلع میرپور خاص سندھ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے اگر موصوف خود یا ان کے عزیز و اقارب اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کر کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ کریں۔

○ محترمہ صداقت نسیم صاحبہ زوجہ مکرم محمد شفیع صاحب وصیت نمبر ۱۵۹۴۰ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو ازراہ کرم جلد دفتر کو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تلاش گمشدہ سائیکل

○ عزیز مکرم وسیم احمد صاحب قمر ابن مکرم رانا نعیم الدین صاحب سابق اسیر راہ مولیٰ مقدمہ ساہیوال' کا نیا سائیکل جمعہ کے روز بیت الاقصیٰ کے باہر گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو یا کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہوں تو براہ کرم دفتر الفضل کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

گمشدہ رقم

○ مورخہ ۲۲-۳-۹۴ کو محلہ دار البرکات اقصیٰ روڈ سے سبزی مارکیٹ سے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ محلہ دار الیمن شرقی کے نلکا اڈہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں =/۵۰۰۷ روپے کہیں گر گئے ہیں۔ جس صاحب کو ملیں براہ کرام اس پتہ پر پہنچا دیں۔

ماسٹر صلاح الدین
۲/۳۰ دار البرکات ربوہ
فون نمبر 211380

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد۔ ایم۔ اے

ہر ناپسندیدہ بات دیکھ کر اصلاح کی کوشش کرو

ترجمہ = حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی خلاف اخلاق یا خلاف دین بات دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس بات کو اپنے ہاتھ سے بدل دے لیکن اگر اسے یہ طاقت حاصل نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کے متعلق اصلاح کی کوشش کرے اور اگر اسے یہ طاقت بھی نہ ہو تو کم از کم اپنے دل میں اسے برا سمجھ کر (دعا کے ذریعہ) بہتری کی کوشش کرے اور آپ ؐ فرماتے تھے کہ یہ سب سے کمزور قسم کا ایمان ہے۔ (مسلم)

تشریح: جہاں اوپر والی حدیث میں جہاد فی سبیل اللہ کی تحریک کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہر سچے صاحب ایمان کو اپنے مال اور اپنی جان کے ذریعہ ہر وقت جہاد میں لگے رہنا چاہئے۔ وہاں اس حدیث میں جہاد کے بہت سے میدانوں میں سے ایک میدان کے متعلق جہاد کا طریق کار بیان کیا گیا ہے۔ یہ میدان قومی اور خاندانی اور انفرادی اصلاح سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بہت سی دینی اور اخلاقی بدیاں اس لئے پھیلتی ہیں کہ لوگ انہیں دیکھ کر خاموشی اختیار کرتے ہیں اور ان کی اصلاح کے لئے کوئی قولی یا عملی قدم نہیں اٹھاتے۔ اس طرح نہ صرف بدی کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے کیونکہ ایک شخص کے برے نمونے سے بیسیوں مزید آدمی خراب ہوتے ہیں۔ بلکہ لوگوں کے دلوں میں سے بدی کا رعب بھی کم ہونے لگتا ہے۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ قانونی طریق کے علاوہ سوسائٹی میں سے بدی کو مٹانے کے دو ہی بڑے ذریعہ ہیں۔ ایک ذریعہ بزرگوں اور نیک لوگوں کی نگرانی اور نصیحت ہے جو بے شمار کمزور طبیعتوں کو سنبھالنے کا موجب ہو جاتی ہے اور دوسرا ذریعہ بدی کا وہ رعب اور ڈر ہے۔ جو سوسائٹی کی رائے عامہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی لاتعداد لوگوں کو بدی کے ارتکاب سے روک دیتا ہے مثلاً ایک بچہ بد صحبت میں مبتلا ہو کر خراب ہونے لگتا ہے۔ مگر اس کے والد یا والدہ یا کسی اور نیک بزرگ کی بر وقت نگرانی اور نصیحت اسے گرتے گرتے سنبھال لیتی ہے یا ایک شخص اپنے اندر ایک خاص قسم کی بدی کی طرف میلان پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مگر اسے سوسائٹی کا رعب اور بدنامی کا ڈر اس میلان سے روک کر پھسلنے سے بچا لیتا ہے۔ اسی طرح اگر عملی نگرانی یا قومی نصیحت نہ بھی ہو تو نیک لوگوں کی خاموش دعائیں بھی خاندانوں اور قوموں کی اصلاح میں بڑا کام کرتی ہیں۔ پس اس حدیث میں آنحضرت ﷺ ان تینوں قسموں کے موجبات اصلاح کو حرکت میں لا کر بدی کا رستہ بند کرنا اور نیکی کا رستہ کھولنا چاہتے ہیں۔ دنیا میں اکثر لوگ ایسے سست اور غافل اور بے پرواہ ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کا کوئی عزیز دوست یا ہمسایہ برملا طور پر ایک خلاف اخلاق یا خلاف دین حرکت کرتا ہے مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے اور یہ خیال کرکے کہ ہم کسی عزیز یا دوست کا دل میلا کیوں کریں یا ہم کسی سے جھگڑا مول کیوں لیں یا ہمیں دوسروں کے ذاتی اخلاق سے کیا سروکار ہے۔ بالکل بے حرکت بیٹھے رہتے ہیں اور بدی ان کی آنکھوں کے سامنے جڑ پکڑتی اور پودے سے پیڑ اور پیڑ سے درخت بنتی چلی جاتی ہے، مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ جو آگ آج ان کے ہمسایہ کے گھر میں لگی ہے کل کو وہی وسیع ہو کر ان کے اپنے گھر کو بھی تباہ کر دے گی۔

الغرض آنحضرت ﷺ نے کمال حکمت اور دور اندیشی سے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے ارد گرد بدی اور گناہ کی آگ دیکھ کر تماشہ بین بن کر نہ بیٹھے رہو۔ بلکہ اولاً اپنے ہمسایہ کے گھر کو پھر خود اپنے گھر کو بھی اس آگ کی تباہی سے بچاؤ اور آپ ؐ نے اس تربیتی جدوجہد کو تین درجوں میں منقسم فرمایا ہے اول یہ کہ انسان کو اگر طاقت ہو تو بدی کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ دوسرے یہ کہ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ذریعہ نصیحت کرکے روکنے کی کوشش کرے اور تیسرے یہ کہ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر دل کے ذریعہ سے روکے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اس جگہ ہاتھ سے روکنے سے غیر اور لاتعلق لوگوں کے خلاف تلوار چلانا یا جبر کرنا مراد نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس پوزیشن میں ہو کہ وہ کسی بدی کو اپنے ہاتھ کے زور سے بدل سکے تو اس کا فرض ہے کہ ایسا کرے مثلاً اگر ایک باپ اپنے بچے کو کسی غلط رستہ پر پڑتا دیکھے یا ایک افسر اپنے ماتحت کو یا آقا اپنے نوکر کو بدی کے رستہ پر گامزن پائے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے جائز اقتدار کے ذریعہ اس بدی کا سدِّباب کرے اور زبان سے روکنے سے نصیحت کرنا یا حسب ضرورت مناسب تنبیہہ کے ذریعہ روکنا مراد ہے اور دل کے ذریعہ اصلاح کرنے سے محض خاموش رہ کر دل میں برا ماننا مراد نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے "دل کے ذریعہ بدلنے یا روکنے" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اور یہ غرض ہرگز محض دل میں برا ماننے کے ذریعہ پوری نہیں ہو سکتی۔ پس دل کے ذریعہ روکنے سے مراد دل کی دعا ہے جو اصلاح کا ایک تجربہ شدہ ذریعہ ہے اور آنحضرت ﷺ کا منشاء یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی بدی کو نہ تو ہاتھ سے روک سکے اور نہ زبان سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ کم از کم دل کی دعا کے ذریعہ ہی اصلاح کی کوشش کرے اور یہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دل کے ذریعہ روکنے کی کوشش کرنا سب سے کمزور قسم کا ایمان ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ محض دل کی دعا پر اکتفا کرنا بہت کمزور قسم کی چیز ہے۔ اصل مجاہد انسان وہی سمجھا جا سکتا ہے جو دل کی دعا کے ساتھ ساتھ خدا کی پیدا کردہ ظاہری تدابیر بھی اختیار کرتا ہے۔ جو شخص دعا پر اکتفا کرتا ہے اور بدی کو روکنے کے لئے کوئی ظاہری تدبیر عمل میں نہیں لاتا۔ وہ دراصل اصلاح نفس کے فلسفہ کو بہت کم سمجھا ہے۔ دعا میں بے شک بڑی طاقت ہے لیکن زیادہ موثر دعا وہ ہے جس کے ساتھ ظاہری تدبیر بھی شامل ہو تاکہ انسان نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے عمل کے ذریعہ بھی خدا کے فضل کا جاذب بن سکے۔

پس سب کو چاہئے کہ اگر ان کے سامنے کوئی ایسا شخص بدی کا مرتکب ہو جو ان کا کوئی عزیز دوست یا ماتحت ہے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دیں اور اگر کوئی ایسا شخص بدی کا مرتکب ہونے لگے جسے ہاتھ سے روکنا ان کے اختیار میں نہیں۔ بلکہ ہاتھ کے ذریعہ روکنا فتنہ کا موجب ہو سکتا ہے تو اسے زبان کی نصیحت سے روکنے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر اپنی کمزوری یا فتنہ کے خوف کی وجہ سے انہیں ان دونوں باتوں کی طاقت نہ ہو تو پھر کم از کم اس بدی کے استیصال کے لئے دل میں ہی سچی تڑپ کے ساتھ دعا کریں۔ افراد اور خاندانوں اور قوموں کی اصلاح کے لئے یہ تدبیر اتنی مفید اور اتنی موثر اور اتنی بابرکت ہے کہ اگر اس پر عمل ہو تو ایک بہت قلیل عرصہ میں ملک کی کایا پلٹ سکتی ہے۔

ملک محمود احمد

مرقاة الیقین

روزنامہ الفضل کی ۳۔ فروری کی اشاعت میں محترم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب کا مضمون بابت "مرقاة الیقین فی حیاة نور الدین" پڑھا۔ صاحبِ مضمون نے درست لکھا ہے کہ یہ کتاب "تربیت و اصلاح کے نقطہ نظر سے بہترین کتابوں اور کلاسیک لٹریچر میں شامل ہونے کے قابل ہے"۔

خاکسار کو اس موقعہ پر ایک ملاقات یاد آتی ہے جو ۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۴ء کے لگ بھگ خاکسار اور مکرم شیخ عبدالماجد صاحب (ابن حضرت مولانا شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل) کو جناب غلام رسول مہر صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" کے ساتھ کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ ملاقات جناب مولانا مہر صاحب کے مکان واقع سالک روڈ، مسلم ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔

ہم نے یہ ملاقات مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے سووینئر "فاروق" کے لئے مواد اکٹھا کرنے کی غرض سے کی تھی۔ اس ملاقات میں موصوف نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ملت اسلامیہ سے تڑپ اور ہمدردی کا تفصیلی ذکر کیا اور مسلمانان کشمیر کے لئے آپ کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ مکرم شیخ عبدالماجد صاحب نے اس ملاقات کا حال اپنے ایک مضمون میں بیان کیا ہے۔

خاکسار جس بارے میں ذکر کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ اسی ملاقات میں مولانا مہر نے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کا بھی نہایت عمدہ الفاظ میں تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ کتاب "مرقاة الیقین" ایک بے نظیر کتاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاوہ اعلیٰ مواد کے زبان کی روانی کے لحاظ سے بھی اس کتاب کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اعلیٰ اردو سیکھنے کے لئے مطالعہ کی غرض سے دو کتب کی خاص طور پر سفارش کرتے ہیں۔ جن دو کتب کے انہوں نے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محمد مقصود احمد منیب

محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب کی خودنوشت سوانح

خاکسار کا محترم صوفی صاحب سے اس وقت کا تعلق ہے جب آپ جامعہ میں تفسیر پڑھاتے تھے۔ پھر بعد ازاں جنوری ۱۹۹۰ء میں وکیل التعلیم کے طور پر خدمات پر مامور کردیئے گئے۔ آپ نہایت شفیق استاد اور ایک اچھے درد مند دل کے مالک تھے۔ پڑھائی اور دفتری امور کے علاوہ آپ ہومیوپیتھک کی ادویات کا استعمال بھی رکھتے تھے اس کام میں بھی آپ کو کسی قدر مہارت حاصل تھی۔ اور آپ کے بہت سے شاگرد اکتساب علم اور حصول ادویات کے سلسلے میں آپ سے مسلسل رابطہ رکھتے تھے۔ محترم صوفی صاحب بہت ہی ہمدرد انسان تھے ملنسار اور ہر کسی کی مشکل میں بھرپور مدد کرنے والے۔ آپ کے درگذر کے کئی ایک واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔

خاکسار کو ستمبر ۱۹۹۳ء میں مقالہ کی تیاری کے سلسلہ میں آپ کے سوانحی خاکے کی ضرورت پیش آئی۔ خاکسار کا مقالہ ماہنامہ الفرقان کے بارے میں تھا اور ماہنامہ الفرقان کے مضمون نگاروں میں آپ کا نام بھی آتا ہے۔ لہٰذا میری درخواست پر آپ نے اپنا سوانحی خاکہ دو دن میں مکمل کیا اور مجھے اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی عنایت فرمائی۔ آج جب کہ خاکسار ان کے خود تحریر کردہ حالات دیکھ رہا تھا تو یہ خیال آیا کہ محترم صوفی صاحب کے خودنوشت سوانحی خاکہ کو کیوں نہ عام کیا جائے۔ کیونکہ ؎

لطف یہ ہے کہ آدمی عام کرے بہار کو
موج ہوائے رنگ میں آپ نہا لیا تو کیا

محترم صوفی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:۔

خاکسار بشارت الرحمٰن ۸۔ دسمبر ۱۹۲۰ء کو قادیان دارالامان میں پیدا ہوا۔ والد صاحب کا نام (صوفی) عطا محمد صاحب جالندھری۔ دادا کا نام (میاں) امام بخش قریشی فاروقی آف راہوں ضلع جالندھر تھا والدہ کا نام (استانی) امتہ الرحیم بنت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی تھا (جو اولین رفقاء حضرت بانی سلسلہ میں شامل ہیں اور جن کا نام اس فہرست میں درج ہے جو حضرت بانی سلسلہ نے اپنی ایک کتاب میں تحریر فرمائی ہے) سکول کی تعلیم شروع کرنے سے قبل والد صاحب محترم نے روزانہ چند آیات زبانی یاد کروا کے قرآن کریم کے آخری تین پارے زبانی یاد کرائے۔ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے حافظہ میں بہت برکت عطاء فرمائی۔

۱۹۲۸ء میں والد صاحب مجھے اپنے ساتھ راہوں ضلع جالندھر لے گئے جہاں پانچ چھ ماہ قیام ہوا۔ اکثر دیہات کے دوروں میں والد صاحب مجھے ساتھ لے جاتے۔ اکثر حضرت غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام اور حضرت رحمت اللہ صاحب آف راہواں بھی ساتھ ہوتے تھے۔ ۱۹۲۸ء کے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ میں جو بنگہ قصبہ کے ایک چوک میں ہوا تھا جس بچے نے میز کے اوپر کھڑے ہو کر تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز کیا تھا وہ میں تھا۔ دسمبر ۱۹۲۸ء میں ہم قادیان دارالامان واپس آگئے۔ اسی سال قادیان میں ماہ دسمبر میں ہی ریل آئی تھی۔ قادیان آکر خاکسار تیسری جماعت میں داخل ہوا اور پہلی بار معاون منتظم روشنی کے طور پر جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی ادا کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے متواتر چالیس سال تک جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ربوہ میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پہلی دفعہ افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔ تو خاکسار "افسر رضاکاران" مقرر ہوا۔ یہ عہدہ بعد میں ناظم حاضری معاونین کے نام سے موسوم ہوا۔ بعد میں جب حضرت سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ ہوا کرتے تھے تو خاکساران کے ساتھ نائب افسران کے زمرہ میں ہوا کرتا تھا۔ (جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے سلسلہ میں جملہ معترضہ درمیان میں آگیا۔ آمدم بر سر مطلب۔

چوتھی جماعت کے آخر میں خاکسار کو انعامی وظیفہ کے امتحان کے لئے بٹالہ بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان سے خاکسار نے یہ انعامی وظیفہ حاصل کیا جو چار سال متواتر پانچویں سے آٹھویں جماعت تک چار روپے ماہانہ کے حساب سے خاکسار کو ملتا رہا۔ آٹھویں جماعت کے آخر میں پھر خاکسار ورنیکلر فائنل کے انعامی وظیفہ کے امتحان میں شامل ہوا۔ اور وظیفہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا جو نویں دسویں کے دو سالوں میں ملتا رہا۔ نویں دسویں کلاسز میں خاکسار سکول کی اردو۔ انگریزی مباحثوں کی ٹیم میں رہا۔ اور رندھیر کالج کپورتھلہ اور پرنس آف ویلز کالج جموں کے انگریزی مباحثات میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان کی طرف سے حصہ لیا۔ موخر الذکر مباحثہ میں خاکسار ہی لیڈر آف دی ہاؤس تھا۔ انہی دو سالوں میں ہمارے سکول میں انڈین لیجسلیٹو اسمبلی پر ایک ڈرامہ ہوا اس ڈرامہ میں خاکسار نے حصہ لیا۔ ۱۹۳۷ء میں خاکسار نے آٹھ سو پچاس میں سے سات سو گیارہ نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی کا امتحان میٹرک پاس کیا جس میں خاکسار ہندوؤں کو چھوڑ کر اول اور مجموعی میرٹ میں پانچویں نمبر پر تھا اور یونیورسٹی انعامی وظیفہ بھی حاصل کیا۔ اس کے بعد چار سال خاکسار نے گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کر کے بی۔ اے آنرز (عربی) کا امتحان پاس کیا۔ یونیورسٹی انعامی وظیفہ اور دو طلائی تمغے بھی حاصل کئے۔ ایف۔ اے کے امتحان میں بھی خاکسار نے گورنمنٹ سکالر شپ حاصل کیا تھا۔ بی۔ اے آنرز پاس کر لینے کے بعد حضرت امام الثانی کی خدمت میں خاکسار نے اپنے مستقبل کے بارے میں دعا اور راہنمائی کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے باوجود شدید بیماری اور صاحب فراش ہونے کے خاکسار کو طلب فرمایا حاضر ہونے پر ارشاد فرمایا کہ تمہارے متعلق میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم (انڈین سول سروس) کے آل انڈیا مقابلے کے امتحان میں شرکت کرو۔ کل ہی لاہور جا کر کسی کالج میں ایم۔ اے میں داخلہ لے لو۔ لیکن اس امتحان کی تیاری میں مشغول ہو جاؤ۔

تمہارے لئے اور عبدالسلام کے لئے میں جوبلی فنڈ سے وظیفہ جاری کردونگا۔ (عبدالسلام سے مراد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل پرائز حاصل کرنے والے جو اس وقت ۱۹۴۱ء میں ایف۔ ایس۔ سی کے امتحان کا ریکارڈ توڑ کر گورنمنٹ کالج لاہور میں تھرڈ ایئر میں داخل ہوئے تھے)

خاکسار نے اس ارشاد کی تعمیل میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ایم۔ اے (عربی) میں داخلہ لیا اور رہائش گورنمنٹ کالج کے ہوسٹل "نیو ہوسٹل" میں رکھی۔ اس طرح ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۳ء تک خاکسار اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اکٹھے نیو ہوسٹل گورنمنٹ کالج میں رہے۔ ہمارے کمرے الگ الگ تھے۔ مگر فجر کی نماز باجماعت ہم دونوں خاکسار والے کیوبکل میں ادا کیا کرتے تھے۔ دیگر اوقات میں بھی اکثر ملاقات رہتی تھی بلکہ ہوسٹل میں خاکسار کو ایک رنگ میں عبدالسلام صاحب کا گارڈین تصور کیا جاتا تھا۔ خاکسار کی عمر ۲۱ سال تھی اور ۲۱ سال سے ۲۴ سال تک خاکسار چار دفعہ اس امتحان میں شامل ہو سکتا تھا۔

خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرچوں کے امتحان میں کامیابی حاصل کی اور پھر زبانی انٹرویو نئی دہلی میں ہوا۔ اس میں خاطر خواہ مارکس حاصل نہ ہوئے اور اس کے بعد جنگ عالمگیر ثانی کی وجہ سے تا اختتام جنگ یہ امتحان ملتوی کر دیا گیا۔ اور خاکسار باقی تین مواقع سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ ۱۹۴۳ء میں خاکسار نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان ایم۔ اے عربی فرسٹ ڈویژن اور دوئم پوزیشن حاصل کر کے پاس کیا۔ ۱۹۴۴ء میں قادیان دارالامان میں تعلیم الاسلام کالج جاری کیا گیا اور یکم مئی ۱۹۴۴ء سے خاکسار بطور لیکچرار عربی۔ کالج سٹاف میں شامل ہوا۔ تعلیم الاسلام کالج قادیان کے اجراء کے موقعہ پر اس کے پراسپیکٹس مطبوعہ میں کالج کے سٹاف کے نام درج ہوئے تھے۔ ان میں سے بوقت تحریر صرف یہ خاکسار ہی بقید حیات ہے۔ باقی سب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے تھے۔ ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء تک خاکسار کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی کالج میں رفاقت کا شرف حاصل ہے۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۴ء تک خاکسار اس کالج میں (جو قادیان لاہور کے بعد اب ربوہ میں تھا) ایم۔ اے عربی کلاس کا انچارج رہا۔ ۲۷ جولائی ۱۹۷۴ء سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث کے ارشاد پر خاکسار نے کالج سے استعفیٰ دیدیا جو بعد میں ریٹائرمنٹ میں تبدیل ہوا۔ ۱۹۳۸ء میں جب مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہوئی تو خاکسار احمدیہ ہوسٹل ۴۰۔ ایمپریس روڈ لاہور میں مقیم تھا۔ وہاں بھی مجلس قائم ہوئی اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب برادر اصغر مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (نظارت تعلیم) اس کے زعیم اور خاکسار اس کا سیکرٹری منتخب ہوا۔

۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۰ء تک سوائے چند سال کے وقفے کے خاکسار خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا رکن بحیثیت مہتمم ایثار و استقلال و مہتمم تعلیم و مہتمم تجنید رہا۔ ۱۹۶۰ء میں ۴۰ سال عمر پورا ہونے پر مجلس انصار اللہ میں قائد تعلیم پھر لمبے عرصے تک قائد وقف جدید کی خدمت سرانجام دی۔ ۵۵ء میں ایک سال قائد خدام الاحمدیہ ربوہ بھی رہا تھا۔ جماعت احمدیہ کی مجلس افتاء کا بھی دس سال سے زائد عرصہ تک رکن رہا۔ الغرض ذیلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنظیموں میں بھی اللہ تعالیٰ خدمات بجالانے کی توفیق عطاء فرماتا رہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ خدمات اس کی بارگاہ میں مقبول ہوں اور تمام غلطیوں اور کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے آمین۔

سلسلہ کے اخبارات اور رسائل میں مضامین خاکسار نے ۱۹۳۸ء میں فتنہ مصری کے موقعہ پر لکھنے شروع کئے تھے۔ یہ مضمون الفضل میں چھپا تھا اس کے بعد ماہنامہ الفرقان۔ خالد اور انصار اللہ میں مضامین شائع ہوتے رہے۔

۱۹۶۷ء میں ماہنامہ خالد میں امامت راشدہ پر بارہ اقساط میں ایک مضامین کا سلسلہ شائع ہوا اور اس کے بعد سات آٹھ اقساط میں اسی ماہنامہ میں (دینی) معاشرہ کے خدوخال" کے عنوان پر مضامین کا ایک سلسلہ شائع ہوا۔ "مسئلہ تقدیر" کے عنوان پر کچھ عرصہ ہوا خاکسار کا ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام خدمات کو قبول فرمائے اور آخری سانس تک خدمات دینیہ بجا لانے کی سعادت سے محض اپنے فضل اور احسان سے نوازتا رہے۔

خاکسار نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی باقاعدہ خدمت تو یکم مئی ۱۹۴۴ء سے شروع کی لیکن ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۲ء میں تعلیم الاسلام کالج کے لاہور کے زمانہ میں زندگی وقف کر دی۔ ۱۹۷۱ء سے جولائی ۱۹۷۴ء تک خاکسار کالج میں بحیثیت واقف زندگی کام کرنے کے علاوہ آنریری ناظر تعلیم بھی رہا ۷۴ء سے ۸۱ء تک ناظر تعلیم ۷۴ء سے ۸۲ء تک صدر مجلس کارپرداز نظارت بہشتی مقبرہ اور پھر ۱۹۸۲ء سے دسمبر ۱۹۸۹ء تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں پہلے استاد عربی۔ پھر صدر شعبہ تفسیر القرآن کے طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ اور جنوری ۱۹۹۰ء سے تاوقت تحریر بطور وکیل التعلیم۔ تحریک جدید ربوہ اللہ تعالیٰ سے خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا برابر احسان ہے کہ باوجود کئی جسمانی عوارض کے لاحق ہونے کے وہ اس عاجز کو خدمت سلسلہ کی توفیق سے نوازتا چلا جا رہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور احسان سے ان حقیر خدمات کو قبول فرمالے۔ کوتاہیوں اور خامیوں سے چشم پوشی اور ستاری فرمائے اور محض اپنے فضل اور احسان سے انجام بخیر کرے۔ اور آخر دم تک بے لوث اور مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی سعادت سے اس عاجز کو نوازتا رہے۔

میجر سید محمود احمد شاہ (ریٹائرڈ)

محترمہ سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ

میری آپا جان سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حضرت سید غلام حسین شاہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپا جان کا نام رقیہ بیگم عطا فرمایا تھا۔ برادرم مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب سابق مربی جزائر فجی سے آپا جان ایک سال بڑی تھیں۔ گھر میں ہی والد صاحب نے ان کو تعلیم دی تھی۔ چند سال کے بعد والد صاحب نے خود ہی ایک سکول قائم کیا تھا کیونکہ پچیس ہزار آبادی کے شہر حصار میں کوئی بھی اردو میڈیم سکول نہیں تھا جب کہ ہندی میڈیم سکول تھے۔ ۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حصار سے قادیان جاکر آپا جان سیدہ رقیہ بیگم صاحب نے اپنی بہن زینب بیگم صاحبہ کے ساتھ بیت الاقصیٰ کے جلسہ خواتین میں ایک نظم پڑھی تھی۔ ۱۹۱۹ء میں مردوں کا جلسہ ۱۹۱۹ء میں بیت نور میں متصل تعلیم الاسلام ہائی سکول منعقد ہوا تھا۔ بیت کے صحن میں فرش پر تلوں کی پرالی بچھی ہوئی تھی اور کناروں پر ہائی کلاسز کے بینچ رکھے ہوئے تھے۔ ایک بینچ پر میرے والد صاحب اور سید دلاور شاہ صاحب بخاری آف لاہور بیٹھے ہوئے تھے اور مجھے درمیان میں بٹھا لیا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی صرف جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ تک جانے کے لئے نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ والوں کی چوکور بند گاڑی جس کو دو گھوڑے کھینچتے تھے استعمال کرتے تھے جب کہ آگے آگے چند بڑے لڑکے اور نوجوان بائیسکلوں پر سوار چلتے جاتے تھے۔ جلسہ کے دنوں کے علاوہ ڈیڑھ ماہ تک میں نے دیکھا کہ حضرت امام الثانی دور دور تک پیدل ہی چلتے تھے۔ آپا جان اپریل ۱۹۲۰ء میں بیمار پڑ گئیں۔ ڈاکٹروں نے نمونیہ تشخیص کیا۔ سول سرجن اور والد صاحب کے ایک ہندو مخلص دوست ڈاکٹر دھنی رام کا علاج کرتے رہے لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ۱۸ اپریل ۱۹۲۰ء بروز جمعرات آپا جان کا انتقال ہو گیا۔ کل ۱۴ برس عمر پائی۔ میرے والد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور حصار چھاؤنی میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو جزائے خیر عطا کرے۔

خاندانی ڈائری میں میرے والد بزرگوار کا یہ تحریر کردہ نوٹ محفوظ چلا آتا ہے۔ "عزیزہ بہت ہی نیک۔ کم گو۔ فرمانبردار اور صاحبہ علم تھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کو فرفر پڑھتی تھی۔ تحصیل علم کا اس کو بہت شوق تھا۔ اپنے زمانہ میں زندہ بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھی۔ امسال اس کے جہیز کی تیاری شروع تھی مگر اجل نے مہلت نہ دی۔ اپنی وفات سے ایک روز قبل ہی کلمہ پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بلندی درجات عطا فرمائے"۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محمد اسحاق

محترم چوہدری محمد الدین صاحب

چوہدری محمد الدین بعمر چوراسی برس مورخہ ۱۸۔ جنوری ۱۹۹۴ء انتقال کر گئے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔ آپ حضرت مولوی فتح الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے اکلوتے بیٹے تھے آپ ضلع سیالکوٹ کے موضع چوگپور میں غالباً ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی۔ چوگپور سے آپ جب ۳۲۹ ای۔بی وہاڑی میں آباد ہوئے۔ ابھی یہاں آئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ والد صاحب انتقال فرما گئے۔ آپ تن تنہا رہ گئے باقی تمام عزیز و اقارب غیر مبائع تھے اس زمانہ میں آپ پر مخالفتوں کے طوفان ٹوٹ پڑے۔ لیکن آپ نے خندہ پیشانی سے حالات کا مقابلہ کیا۔ اور احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہے۔ انہی دنوں ایک دن آپ دوپہر کو سوئے ہوئے تھے کہ مخالفوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا آپ کے جسم پر کاری زخم آئے کچھ دن ہسپتال میں رہے صحت یاب ہوئے کچھ مہاجر لوگ آپ کے گھر میں آکر رہنے لگ گئے۔ آپ نے ان لوگوں کو خور و نوش کا سامان بلا معاوضہ دیا مکان بھی دیئے حتی کہ دودھ گھی تک بھی ان کو دیتے رہے۔ ان ظالموں نے سوچا کہ شاید یہ کتنا مالدار آدمی ہے جو ہمارے اتنے بڑے گھرانے کو خوراک مہیا کر رہا ہے۔ کیوں نہ راتوں رات اس کا مال لوٹ لیں۔ چنانچہ انہوں نے باہر سے ڈاکو منگوا لئے۔ اور لطف کی بات ہے کہ اس رات بھی ان بد دیانتوں نے کہا کہ ہمارے چند مہمان ہیں جو باہر ہیں ان کو بھی کھانا چاہئے۔ چنانچہ آپ کے گھر ان مہانوں کا کھانا تیار ہوا اور بھجوایا گیا۔ اس رات ان ظالموں نے رات کے ایک بجے آپ کے گھر پر حملہ کر دیا۔ ہر طرف گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی سردی کا موسم تھا لوگ اندر سوئے ہوئے تھے ایک ظالم مکان کے اوپر چڑھ کر فائرنگ کر رہا تھا۔ دوسرے مکان کے دروازے کو دھکے دینے لگ گئے آپ کے ساتھ صرف بیوی تھی بچے چھوٹے تھے بیوی نے آپ کو پیچھے کر دیا اور دروازہ اندر سے تھام کر کھڑی ہو گئی جب وہ چار ڈاکو دروازہ نہ کھول سکے تو ایک ظالم نے دروازے پر گولی ماری جو دروازہ چیرتی ہوئی بیوی کی شاہ رگ میں لگی۔ بیوی جاں بحق ہو گئی۔ آپ نڈھال ہو گئے۔ بڑا لڑکا جو ۹ برس کا تھا شور سن کر باہر نکلا اس پر بھی گولی چلی وہ بھی زخمی ہو گیا۔ مکان کے اوپر والا ڈاکو فائرنگ کر رہا تھا۔ بالآخر آپ کا تمام مال زیور کپڑے وغیرہ لے گئے۔ لیکن آپ نے صبر اور حوصلہ سے یہ وقت گزارا اور کوئی مایوسی وغیرہ پاس نہیں آنے دی۔ پھر آپ نے مجبوراً دوسری شادی ۱۹۴۹ء میں کی اور اس سال آپ نے وصیت بھی کر دی اور حصہ آمد ادا کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ قادیان ربوہ ہر سال جلسہ پر حاضر ہوتے رہے۔ کہیں پیدل بھی جانا پڑتا تو گریز نہ کرتے۔ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء کے اختتام پر جب واپس گھر آ رہے تھے۔ تو بازار میں ایوان محمود کے قریب ایک حادثے میں آپ کی ران ٹوٹ گئی اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے اس دوران بھی آپ نماز بستر پر اشارے سے ہی ادا کرتے رہے۔ اور ساتھ والے مریض کہتے تھے کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو یہ بزرگ بہت روتے ہیں جب وجہ دریافت کی تو کہنے لگے کہ مرکز میں ہوتے ہوئے بھی جماعت میں شامل ہونے سے محروم ہوں۔ جلسہ کے ایام میں آپ تہجد کی نماز مبارک میں باجماعت ہر صورت ادا کرتے تھے۔ اس لئے جمعہ کے دن رویا کرتے تھے۔ تین ماہ آپ ہسپتال میں رہے۔ پھر گھر پہ علاج کرتے رہے۔ ۱۹۸۴ء میں آپ نے اپنی وصیت ادا کر دی تھی اور اپنی جائیداد لڑکوں میں حصہ رسدی اپنی زندگی میں ہی الاٹ کر دی تھی۔ موصوف آخری وقت تک ہوش و حواس میں رہے ابھی وفات سے چار پانچ روز قبل سیکرٹری مال کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ میرا چندہ بتاؤ اور وصول کر کے رسید لکھو تحریک جدید' وقف جدید' آمد' انصار اللہ تمام مدات کا چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کر دیا۔ آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہد تھے۔ آپ نے سات بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

نون سین

مقابلے کے امتحانات میں اردو

گوہر ربانی کہتے ہیں کہ مجھے اس بات سے سخت حیرانی ہوئی کہ اخبارات کے ایک حصے میں بعض لوگ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ مقابلے کے امتحانات میں اردو زبان کو ایک لازمی مضمون قرار دیا جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ شائد یہ لوگ اپنے حواس کھو بیٹھے ہیں۔ اس بات سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اردو زبان کی ایک اپنی اہمیت ہے یہ قومی زبان ہے لیکن اس بات کو زیر تنقید صرف اس لئے نہیں لانا چاہئے کہ انسان اپنی حب الوطنی کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ بات یہ ہے کہ صرف ایف۔ ایس۔ سی کے بعد اردو سے الگ ہوا جاتا ہے سوائے ان طلباء کے جو اپنی گریجوایشن کے لئے بھی اردو زبان کا انتخاب کرتے ہیں کیونکہ وہ اس زبان میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ یہ متنازعہ فیہ مسئلہ ان لوگوں نے اٹھایا ہے جن کا اس مسئلے کے ساتھ سوائے تنقید کرنے کے اور کوئی تعلق نہیں ہمارے اپنے ملک میں اردو کی اہمیت مسلم ہے لیکن جہاں تک ہمارے اردگرد کی ساری دنیا کا تعلق ہے وہاں اس کا کوئی واسطہ نہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس کے سلیبس میں اردو کا لٹریچر بھی شامل کیا جائے گا۔ جو ہماری سردردی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ اس خط کے ذریعے میں یہ بات ان لوگوں پر جو اردو کی بات کرتے ہیں واضح کرنا چاہوں گا کہ انہیں ان طلباء کے راستے میں روڑے نہیں اٹکانے چاہئیں اور وہ بھی اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے۔ صرف یہی ایک امتحان پاکستان میں ایسا رہ گیا ہے جو بہتر کیریئر کی راہیں کھولتا ہے۔ ان نوجوانوں کے لئے جو چاہے کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ جو لوگ انگریزی پر تنقید کرتے ہیں انہیں یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ سی ایس ایس کے امتحانات میں حصہ نہ لیں اس کی جگہ انہیں اپنی قابلیتوں کو بی سی ایس کے امتحانات پر پرکھ لینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے ان کی اردو کی محبت کا بھی پول کھل جائے گا۔ یہ خط لاہور سے لکھا گیا اور دی نیوز انٹرنیشنل کے ١١ مارچ ١٩٩٣ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ ہم یہ خط اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ ہمارے نوجوان سی ایس ایس اور بی سی ایس کے امتحانات کی تیاریوں کے لئے ایسے موضوعات سے آگاہ رہیں اور ان کے متعلق اپنے خیالات کی بہتر طور پر تشکیل کر سکیں۔

روزنامہ جنگ (٩٤-٣-١٢) کا ایک اداریہ۔ شکریہ کے ساتھ۔ (ادارہ)

طاعون کا مرض

عالمی ادارہ صحت نے بتایا ہے کہ اس وقت دنیا میں جسم پر گلٹیاں نکلنے کا طاعون بری طرح پھل رہا ہے۔ اور ١٩٩٢ء میں اس بیماری سے ١٩٨ افراد ہلاک ہوئے۔ اور ١٧ ہزار ٦٨ کیس شمار کئے گئے۔ عالمی ادارہ صحت نے بتایا ہے کہ سب سے زیادہ اموات گلٹیوں کے طاعون سے زائیر میں ہوئیں جہاں ٧٠ افراد ہلاک ہوئے اور ٢٦٧ افراد اس طاعون میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ جبکہ دیگر ممالک میں امریکہ' برازیل' پیرو' چین' منگولیا' ویت نام' برما اور مڈگاسکر شامل ہیں۔ امریکہ میں گلٹیوں کے طاعون سے دو افراد ہلاک ہوئے۔ عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر نے بتایا کہ مزید جدید ادویات اور حفظات صحت کی احتیاطی تدابیر کے ذریعے اس وبا پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ یہ بیماری چوہوں کے جراثیموں کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔

جاپانی اور فلپائنی عورتیں

ایک عالمی ٹریبونل کو بتایا گیا ہے کہ جاپان میں ایشیا کے مختلف علاقوں سے عورتوں کو جنسی طور پر استعمال کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ اور انہیں گندی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ زیادہ تر یہ عورتیں فلپائن کی ہیں جنہیں کسی نہ کسی طرح جاپان میں لایا جاتا ہے اور یہ اب ہزاروں کی تعداد میں یہاں موجود ہیں۔ ان سے غیر قانونی اور غیر اخلاقی کام کروائے جاتے ہیں اور ان کی تعداد باقاعدہ بڑھ رہی ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہ عورتیں لائی تو مختلف علاقوں سے جاتی ہیں لیکن زیادہ تر فلپائن کی عورتیں ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں نے اس بات کا خاص نوٹس لیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ خواتین کی انجمنیں خاص طور پر جن کا انسانی حقوق کی پاسداری سے تعلق ہے وہ جاپان میں زیادہ تیزی سے اپنے کام کو آگے بڑھائیں۔ ان عورتوں کو جاپان ہی میں رکھنے کے لئے کچھ تھوڑی بہت نوکریاں بھی دے دی جاتی ہیں۔ ان نوکریوں کے علاوہ ان سے غیر اخلاقی کام کروائے جاتے ہیں۔ گذشتہ چھ سال کے عرصے میں یعنی ١٩٨٧ء سے ١٩٩٢ء تک ٢٦١٥٢٧ لوگ فلپائن سے لائے گئے تھے۔ ان میں سے اکثریت عورتوں کی تھی اور یہ تماشا کرنے والے لوگوں کی حیثیت سے یہاں آئے تھے لیکن وہاں آکر اپنے پیشے کے علاوہ انہوں نے غیر اخلاقی باتوں میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا۔ دراصل انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ غیر اخلاقی باتوں میں حصہ لیں۔ ان میں سے کہا جاتا کہ اکثر نوجوان عورتیں اپنے خاندانوں کے لئے روپیہ کمانے اور انہیں آسائشیں مہیا کرنے کے لئے یہاں آئی تھیں یہاں آنے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ حالات بہت مخدوش ہیں اور اس رویے کے ساتھ ساتھ انہیں غیر اخلاقی باتیں کرنے پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔

پاکستانی جھنڈے پر کلمہ طیبہ؟ جناب حنیف رامے سے

معذرت

مسٹر ناصر احمد خالد لاہور نے دی مسلم کے ٣٠ مئی ١٩٩٣ء کے شمارے میں لکھا کہ اسلامی نظریہ کی کونسل نے ایک قرارداد حال ہی میں منظور کی ہے جس کے ذریعہ حکومت پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ لوائے پاکستان میں کلمہ طیبہ بھی لکھائیں۔ پاکستان میں احمدیوں کو اکثر ذہنی اور جسمانی تکالیف پہنچائی جاتی ہیں اور انہیں بے رحمانہ طریق پر مارا بھی جاتا ہے اور جیل بھیج دیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے کہ انہوں نے کلمہ طیبہ کہا ہے۔ اگر مذکورہ قرارداد منظور ہو گئی اور مذکورہ قرارداد پر عمل درآمد کیا گیا تو کیا احمدیوں کو اس بات کی اجازت ہو گی کہ وہ نئے لوائے پاکستان کو قومی دنوں کے موقعہ پر اپنے گھروں اور اپنے دفاتر میں لہرائیں جس میں یہ کلمہ طیبہ درج ہو گا۔

اسی طرح آپ نے ایک خط فرنٹیئر پوسٹ کو ٢ مارچ ١٩٩٤ء کو لکھا جس میں انہوں نے کہا کہ مسٹر محمد حنیف رامے کی ٢٢٧ نہایت خوبصورت مصورانہ خطاطی کی الحمرا لاہور میں نمائش ہو رہی ہے۔ ان نہایت عمدہ پینٹنگز میں جو سیاہ و سفید رنگ میں ہیں بعض ایسی ہیں جو آئل میں بھی پینٹ کی گئی ہیں۔ جونہی میں ہال میں داخل ہوا مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں آسمان کو بسنت کے دن رنگوں سے مزین دیکھ رہا ہوں۔ نہایت خوبصورت ثقافت کو پیش کیا گیا ہے۔ جس طرح ایک موسم گرما کی شام میں قوس و قزح ہوتی ہے۔ میری خواہش تھی کہ میرے پاس اتنا روپیہ ہوتا کہ میں ان تمام تصاویر کو جو نمائش میں رکھی گئی تھیں خرید سکتا۔ میں خاص طور پر سورہ فاتحہ کی تحریر سے بہت متاثر ہوا۔ اسی طرح کلمہ طیبہ سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی سے۔ میں ان تصاویر کو جو فن کی شاہکار ہوں خریدنا چاہتا تھا لیکن میں ایسا اس لئے نہ کر سکا کہ میں ان کو اپنے پاس بھی نہیں رکھ سکتا اور انہیں کسی کو اپنے گھر دکھا بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے جنرل ضیاء الحق کے آرڈی ننس نمبر ٢٠ مورخہ ٢٦ اپریل ١٩٨٤ء سے قابل تعزیر جانا جاتا ایسا کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ میں رامے صاحب سے پرخلوص معذرت کرتا ہوں کہ میں ان کی پینٹنگز اپنے پاس ان وجوہات کی بناء پر جو میں نے اوپر درج کی ہیں میں نہیں رکھ سکتا۔ میں اپنی آزادی سے پیار کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ لمبے عرصے کے لئے پاکستانی جیلوں میں محبوس ہو جاؤں میں ڈاکٹر شوکت محمود (میکسم) سے اس بات پر اتفاق کرتا ہوں کہ وہ اپنے مختلف خیالات کو تقدس کے جامے پہناتے ہیں جس میں زہد و تقویٰ سب سے بالا ہے۔ اور اسی طرح دوسرے کو داد دینے کا طریق بھی۔ ان کی کیلیگرافی پینٹنگز میں خوبصورتی ہے اور آسانی سے پڑھی جا سکتی ہے اور کیلیگرافی کا یہی بہترین اصول ہے۔ آپ کے یہ فن پارے ان کی مسلسل لگن کا نتیجہ ہے وہ خود الفاظ چنتے ہیں پھر ان میں جو پیغام ہوتا ہے اسے واضح طور پر پیش کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

The MUSLIM

Sunday, May 30, 1993

New Pakistan flag?

THE COUNCIL of Islamic Ideology Islamabad passed a resolution, recently, asking the government of Pakistan to include Kalma-e-Tayyaba in the crescent of Pakistani flag.

Ahmadi Muslims in Pakistan are frequently subjected to mental and physical torture, mercilessly beaten and sent to jails for reciting Kalma-e-Tayyaba.

If the above resolution was accepted and implemented by the government, would the Ahmadis be allowed to hoist new Pakistani flags containing Kalama-e-Tayyaba on the top of their houses and offices on national days?—**Nasir Ahmad Khalid, Lahore.**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

نہیں کر رہے ہوتے سچا یہ چاہتا ہے کہ جب تک مخالف کو نیچا نہ دکھا لوں تب تک دل ٹھنڈا نہیں ہو گا۔

ہماری بقا کے لئے اتفاق ضروری ہے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہماری بقا کے لئے اتفاق ضروری ہے۔ ناممکن ہے کہ اس کے بغیر ہم دنیا میں پھیل سکیں۔ اختلافات جاری رہے تو ہماری طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔ میں جو جماعت کو بار بار دعوت الی اللہ کی طرف بلا رہا ہوں۔ اور بتا رہا ہوں کہ اب رفتاریں تبدیل کی جا چکی ہیں۔ تیز ہوائیں آپ کی تائید میں چل رہی ہیں۔ اگر آپ آپس میں الجھتے رہے تو برکتیں گنوا بیٹھیں گے اور آپ ان خدائی ہواؤں کا فیض نہیں پا سکیں گے۔ حضرت صاحب نے بڑے سخت لہجے میں فرمایا اختلاف کی نحوست ایسی ہے کہ جس کے حصے میں آئے اگر وہ نہ پیدا ہوتے تو بہتر ہوتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نحوست سے برکتیں بکھرنے لگتی ہیں ان کے اندر ایسی انانیت ہوتی ہے جس کی وہ پوجا کرتے ہیں۔ وہ مؤحد نہیں ہوتے توحید سے جو برکت ملتی ہے اس کو حاصل کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا جو اختلاف کرتے ہیں ان کے دن رات انانیت کی پرستش کے سوا کچھ اور نہیں ہوتے۔ انہیں کسی عبادت کی ہوش ہی نہیں ہوتی وہ اپنی، اپنے بیٹوں اور اولاد کی انانیت میں دشمنی پالتے رہتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں نے اپنی ایسی عادات ترک نہ کیں تو ان کو یاد رہے کہ خدا تعالیٰ مشرکوں کی طرح ان سے سلوک کرے گا۔

سب سے زیادہ نقصان تفرقہ سے پہنچا

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی تشریح میں فرمایا کہ تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔ دین حق کو جس قدر نقصان تفرقہ نے پہنچایا ہے اور کسی چیز نے نہیں پہنچایا۔ اگر تفرقہ نہ ہوتا تو آج ناممکن تھا کہ دنیا میں اسلام کے سوا کوئی مذہب ہوتا۔ ایسا کرنے والوں نے دین حق کے خوبصورت چہرے کو اپنے فسق سے داغ لگا دیا۔ یہ بد عمل لوگ اپنے فسق کی عبادت کرتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض اوقات غیر احمدی مجھے خط لکھتے ہیں کہ یہ آپ کی جماعت کے لوگ ہیں؟ وہ جماعت میں تو شامل نہیں ہوتے مگر جماعت سے محبت و احترام کا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے احمدیوں کے کردار کو دیکھیں تو اس سے گھن آتی ہے۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ساری جماعت ایسی نہیں ہے۔ یہ چند لوگ ہیں جو ایسے ہیں۔ مگر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایسے احمدیوں کا کردار دیکھ کر پھر جماعت سے اخلاص میں پیچھے بھی ہٹ جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ لوگ اگر دوسروں کو احمدی بنائیں گے تو کیسے منحوس چہرے والوں کو احمدی بنائیں گے۔ شکر ہے کہ ایسے لوگوں میں عموماً "دعوت الی اللہ کی برکت نہیں ہوتی۔ ورنہ اگر یہ احمدی بناتے تو کیسے احمدی ہم میں شامل کر دیتے؟

غریبوں کی ہمدردی

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ چاہتے ہیں کہ مجھے ایسے لوگ چاہئیں جو غریبوں کی ہمدردی سے معمور ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ غریب کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ غربت ہی اس کا مذہب ہے۔ وہ دل جو غریبوں کی ہمدردی سے عاری ہوں اور یتیموں کا دکھ نہ محسوس کرتے ہوں وہ خدا کے کاموں میں فدا ہونے کو بھی تیار نہیں ہوتے۔ پہلے دل گداختہ پیدا کریں پھر قربانی ہو گی۔ جب قربانی کا مادہ ہی دل میں نہ ہو خدا کے کیا کام آئیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریر بہت عظیم تحریر ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ آسمان سے لکھا گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا غریبوں کے لئے پناہ ہو جائیں اور کوشش کریں کہ اس نیکی کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ ان کی ہمدردی کا چشمہ ایک دریا کی صورت میں اکٹھا ہو کر پھیلے۔ ان برکات کے پھیلنے کی جو شرط حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر دل سے نکلے لیکن الگ الگ نہ پھیلے۔ بلکہ ایک دل کی صورت میں اکٹھا ہو۔ اور ایک دریا کی طرح جمع ہو۔ اگر ہر چشمہ الگ الگ ہو اور دریا کی صورت نہ بنے تو وہ بڑے بڑے عظیم کام جو دریا کرتے ہیں وہ نہیں ہو سکتے۔ انسانی بقا کے بہت سے کام دریاؤں سے وابستہ ہیں اگر ان میں پانی لانے والے چشمے اکٹھے نہ ہوں تو یہ کام نہیں ہو سکتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں کو ان پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے۔

حضرت بانی سلسلہ کی پاک سیرت

حضرت صاحب نے مذکورہ بالا ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کو امام بناتا ہے اس کو ہمدردی کا گہرا جوش عطا فرماتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بچپن کے حالات اور جوانی کے حالات کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ کو اللہ نے غریبوں کی ہمدردی کا گہرا جوش عطا فرمایا تھا۔ آپ غریبوں کو اپنا کھانا دے دیتے خود چنے کھا کر یا فاقہ کر کے گزارا کرتے۔ بے انتہا طبعی ہمدردی کا ایک جذبہ آپ میں موجزن تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ روحانی دنیا میں اس تعلق کی اہمیت یہ ہے کہ جو غریبوں سے تعلق جوڑے خدا اس سے تعلق جوڑتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ تم میں اور مجھ میں فرق کیا ہے؟ ایک دعا کا بے انتہا جوش ہے اور دوسرے ہمدردی کا جوش ہے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے جو نور میں مانگ رہا ہوں اس سے انسان کا نفس شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یہ وہ پاک انقلاب ہے جس کے بغیر کوئی انقلاب نہیں لایا جا سکتا۔ یہ خوبی اس طرح سے چاہئے کہ انسان بالطبع خدا کی راہوں سے محبت کرے۔ اس کو بتا بتا کر یا سمجھا سمجھا کر اس طرف نہ لانا پڑے۔

دعاؤں کی برکات کا جاری سلسلہ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ میں آخری دم تک دعائیں کرتا رہوں گا۔ چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ اس وقت تک جب تک تمہیں پاک صاف نہ کر لوں اس وقت تک دعا کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دعاؤں کی برکات کا یہ سلسلہ مسلسل جاری رہنے والا ہے۔ یہ حضرت بانی سلسلہ کی زندگی کے ساتھ ختم نہیں ہو گیا۔ جتنے بھی فیوض آج نازل ہو رہے ہیں یا کل نازل ہوں گے ان کا تعلق حضرت بانی سلسلہ سے ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ یہ برکات ان کو ملیں گی جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بقدم صدق قبول کر لیا ہے۔ عام انسان ایسے موقعے پر صمیم قلب کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ یہ صدق قدم ارشاد فرما رہے ہیں۔ یہ ان قرآنی الفاظ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لائے ان کو ان کے رب کی طرف سے خوشخبری دو کہ ان کے لئے قدم صدق ہے۔ وہ اللہ کو اس لئے پیارے ہیں کہ وہ قدم صدق رکھتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب بھی بنتا ہے کہ خالی ایمان نہیں بلکہ قدم صدق اختیار کیا جائے۔ بغیر ڈولے، بغیر لغزش کھائے ایمان پر قائم ہوا جائے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے لوگوں کی زندگی کے لئے موت تک سے دریغ نہ کروں گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسے لوگ صبر سے آگے بڑھتے جائیں گے۔

حضرت صاحب نے آخر میں فرمایا کہ پس صبر سے ان راہوں پر قدم مارتے رہیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳

نام لئے ان میں ایک "مرقاۃ الیقین" ہے (دوسری کا نام میں بھولتا ہوں)

واقعی یہ ایک لاجواب کتاب ہے۔ "توکل الی اللہ" اور "اطاعت امام" کی ایمان افروز مثالیں اس میں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ اور ایک فانی فی اللہ کے روحانی تجربات کی داستان کا ایک دلچسپ تذکرہ اس میں پڑھنے کو ملتا ہے۔ ایک ایسا فانی فی اللہ جو سلوک کے اعلیٰ مدارج طے کرنے کے باوجود عجز و انکسار اور سادگی اور درویشی کا مجسمہ ہے۔ یہ ایسی کتابوں میں ہے کہ ایک دفعہ پڑھنی شروع کریں تو ختم کئے بغیر کتاب ہاتھ سے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہنشاہ پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون : 420958

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 27- مارچ- 1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور میں ہونے والے سولہویں پی آئی اے چیمپئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان نے ۱۴ سال بعد جرمنی کو سنسنی خیز مقابلے کے بعد شکست دے کر ٹرافی جیت لی۔ فیصلہ پینلٹی سٹروکس پر ہوا جن پر پاکستان نے چھ کے مقابلے میں سات کی برتری حاصل کی اور اس طرح اس ٹورنامنٹ میں یہ اعزاز حاصل کیا۔

○ ہاکی کے چیمپئنز ٹرافی ٹورنامنٹ میں جرمنی' ہالینڈ' آسٹریلیا' سپین اور برطانیہ بالترتیب دوسرے' تیسرے' چوتھے' پانچویں اور چھٹے نمبر پر رہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے ۱۶واں چیمپئنز ٹرافی ٹورنامنٹ جیتنے پر پاکستان ہاکی ٹیم کو مبارک باد دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کو اپنے ہاکی ہیروز پر فخر ہے۔ اس موقعہ پر صدر کی جانب سے گوجرہ میں آسٹروٹرف بچھانے کا اعلان کیا گیا۔

○ پاکستان نے ایٹمی پروگرام کیپ کرنے سے انکار کر دیا ہے اور غیر ملکی ماہرین سے ایٹمی پروگرام کا معائنہ کرانے کی تجویز بھی مسترد کر دی ہے۔ پاکستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایف ۱۶ طیاروں کی فراہمی کے سلسلہ میں رقم کی ادائیگی کے باوجود اگر امریکہ نے انکار کیا تو پاکستان اپنا کیس عالمی عدالت انصاف میں اٹھائے گا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ میں سیاست سے بالاتر ہو کر ایوان صدر میں اعلیٰ ترین مفاد میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہوں میں نے سینٹ کے انتخابات میں کسی صورت میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان علاقے میں بالادستی کے عزائم اور کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے خلاف ہے۔ بھارت کو احساس کر لینا چاہئے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینا ہی مسئلہ کشمیر کا واحد حل ہے۔

○ امریکہ نے پاکستان کو یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر وہ اپنے ایٹمی پروگرام کو موجودہ سطح پر منجمد کر دے تو امریکہ اسے ۲۸ ایف۔۱۶ طیارے فراہم کر دے گا۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ علاقے کے بارے میں امریکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ صرف عارضی طور پر پریسلر ترمیم معطل کر کے ایف۔۱۶ اور پی۔۳ طیارے فراہم کئے جائیں گے۔

○ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے کہا ہے کہ امریکہ بھارت کے ساتھ مضبوط تعلقات چاہتا ہے تاہم مسئلہ کشمیر پر امریکہ پاکستان کی حمایت کرے گا۔

○ بھارتی وزارت دفاع نے ایک رپورٹ ریلیز کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان نے میزائلوں سمیت اپنی ضرورت سے کئی گنا زیادہ ہتھیار جمع کر لئے ہیں جس سے بھارت کو تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ نیز بھارت اپنے پڑوس میں میزائلوں کا بھی نوٹس لے رہا ہے پاکستان کے علاوہ ایران اور سعودی عرب بھی میزائل حاصل کر رہے ہیں۔ پاکستان اور چین اپنے ہمسایوں کو بھی اسلحہ فراہم کر رہے ہیں جس سے برصغیر میں اسلحہ کی دوڑ تیز ہو سکتی ہے۔

○ پاک فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل فاروق فیروز نے کہا ہے کہ امریکہ ایف۔۱۶ طیاروں کے بدلے میں جو مانگتا ہے ہم وہ نہیں دے سکتے۔

○ سابق چیف آف دی آرمی سٹاف (ریٹائرڈ) جنرل مرزا اسلم بیگ پاکستان مسلم لیگ جونیجو گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔

○ بھارت کے وزیر اعظم نرسیما راؤ نے مسئلہ کشمیر پر پرامن مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لئے سرکاری طور پر پاکستان کو دعوت دی ہے۔

○ سرحد اسمبلی میں اے این پی کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر حاجی محمد عدیل نے الزام لگایا ہے کہ بیگم نسیم ولی خان پر حملے کے ذمہ دار صدر' وزیر داخلہ' حاکم زرداری اور آفتاب شیرپاؤ ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف نواز شریف نے لاہور موچی دروازہ میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم حکومت کو کچھ اور وقت دیتے ہیں تاکہ اس کا بھرم اچھی طرح کھل جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ جو لوگ اس حکومت کو لے کر آئے ہیں وہ بھی اس کی کارکردگی اور ملک دشمنی سے آگاہ ہو جائیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب اور پاکستان مسلم لیگ (ج) کے پنجاب کے صدر میاں منظور احمد وٹو نے یوم پاکستان کے سلسلہ میں ایک تقریب میں کہا کہ ہم نفرتوں کی سیاست کرنے والوں کو تعمیر وطن کی سیاست کرنے کی دعوت دیتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ احتجاج کی باتیں کرنے والوں کو اقتدار کی یاد چین سے نہیں بیٹھنے دیتی۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سفیر جان سی مونجو نے کہا ہے مسئلہ کشمیر پر امریکہ فریقین سے گفتگو کر رہا ہے۔ اس کے پاس کوئی فارمولا نہیں۔ لیکن دونوں ملک چاہیں تو امریکہ اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔

○ امریکی معاون وزیر خارجہ رابن رافیل نے کہا ہے کہ لڑائی سے کسی کو فائدہ نہیں ہو سکتا اس لئے امریکہ مقبوضہ کشمیر میں سیاسی عمل کے لئے بھارتی وزیر اعظم کی کوششوں کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ مذاکرات کے ذریعہ مسئلہ کے حل پر زور دیتا ہے۔ بھارت اور پاکستان کو چاہئے کہ وہ اپنے اختلافات بات چیت کے ذریعے طے کریں۔

ضروری اعلان

○ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل میں اشتہار شائع کرنے یا اعلان کروانے کیلئے محترم امیر صاحب جماعت مکرم صدر صاحب حلقہ یا مکرم مربی صاحب حلقہ کی تصدیق ضروری ہے۔

(مینیجر)

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بےضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کا روبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ ہائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون ہیلپز 211283، آفس 771، کلینک 606

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۵۰۰۰/- ڈش، ۱۲/- مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲، ۷۲۲۶۵۰۸

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۳۱۴۳ دفتر: ۵۲۱

اوقات کار
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
دارالیمن وسطی صبح ½۷ تا ½۹
رحمت بازار صبح ۱۰ تا ½۱ بجے دوپہر
شام ۵ تا ۸ بجے رات